انسدادِ دہشت گردی کے جج کا بہیمانہ قتل

انسدادِ دہشت گردی کے جج جناب جمشید خان صاحب دن دہاڑے سٹی پارک گلگت میں دہشت گردی کے شکار ہو گئے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ کمشنری دارالحکومت میں انصاف کا خون کرنے کی اس دہشت گردانہ واردات کی جتنی مذمت کی جائے اور اظہار افسوس کیا جائے کم ہے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ نام نہاد "عالمی دہشت گردی" کے خلاف صفِ اول میں رہ کر بھرپور کردار ادا کرنے والی حکومت نے شمالی علاقہ جات میں پچھلے ڈیڑھ سال سے وقوع پذیر ہونے والی (یا کرائے جانے والی) دہشت گردانہ وارداتوں، قرآن پاک، مساجد، دینی مدارس اور مقدس اسلامی کتابوں کی توہین، فرقہ وارانہ خونریزیوں، اعلیٰ سرکاری افسروں کے قتل، گھیراؤ جلاؤ اور غارتگری جو بیک وقت کم وبیش فرق کے ساتھ گلگت، سکردو اور گانگ چھے میں وقوع پذیر ہوئی' مجرمین کی سرکوبی اور مظلومین کی دادرسی میں کوئی قابل ذکر اقدام نہیں کیا۔ بلکہ سکردو اور گنگ چھے بلتستان سے انسداد دہشت گردی قانون ہی سابق وزیر کشمیر وشمالی علاقہ جات کی عصبیت اور سیاست دانوں اور بیوروکریسی کی ریشہ دوانیوں کی نذر ہو گیا۔ حتیٰ کہ دہشت گردوں کے سرپرستوں نے "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے بل بوتے پر مظلوموں کی امن پسندی کو چیلنج کرتے ہوئے "انسدادِ دہشت گردی" کا ہی "انسداد" کر ڈالا، یعنی اس قانون کو ہی یرغمال بنالیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے جیلوں کے دروازے کھل گئے اور "**دہشت گرد**" بیٹھے بیٹھے "**غازی ومجاہد**" کہلانے لگے۔

ادھر دینی اداروں اور نجی املاک کے کروڑوں روپے کے نقصانات کا تخمینہ اول سرکاری اہلکاروں کے تعصب کا شکار ہو گیا، پھر اس پر برائے نام نظر ثانی ہوئی، لیکن معاملہ ہنوز لیت ولعل کا شکار ہے اور تاخیری حربے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ جب قانون ہی کو شکنجوں میں کس لیا گیا تو کسی مظلوم کی اشک شوئی بھی کیسے ہوتی!!

یوں شمالی علاقہ جات کے خون آشام واقعات کو درخور اعتنا نہ سمجھا گیا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صوبوں میں تو خاص کر فرقہ وارانہ نوعیت کے کیس فوری طور نمٹائے جاتے ہیں اور جانی ومالی نقصانات کا جلد ازالہ کیا جاتا ہے' مگر یہاں کے عوام کو گویا غیر مشروط طور پر پاکستان سے الحاق کرنے کی "سزا" دی جا رہی ہے۔ اس گومگو میں نہ صرف اہم سرکاری اہلکاروں بلکہ قیام امن کے اعلیٰ ذمہ دار **I.G.P.** تک کو ٹھکانے لگایا جا چکا ہے۔ اب قانون پر فتح پانے کے گھمنڈ میں دہشت گردوں نے ایک اعلیٰ انصاف پرور جج کو قتل کر کے عالمی دہشت گردی کے خلاف "جہاد" میں مصروف حکومت کو اندرون ملک اپنے ججوں کی حفاظت کا چیلنج دے دیا ہے۔ بلاشبہ یہ اس بدقسمت علاقے میں امن وامان کے نقطہ نظر سے ایک خطرناک موڑ ثابت ہو سکتا ہے۔ اب تو حکومت کو فوری طور پر انصاف کا تقاضا پورا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مقتول جج کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

✖✖✖✖✖✖✖

درسِ قرآن

تراثِ رحمانی در فوائدِ قرآنی

اسماعیل محمد امین

"استخارہ" کا مسنون طریقہ:

"**نماز استخارہ**" جہاں فرزندان توحید کے لیے تردّد سے نکلنے، میدان عمل میں عزم ویقین کے ساتھ قدم بڑھانے اور رب العالمین پر توکل کرنے کی راہ سجھاتی ہے، وہاں اس میں خودساختہ بدعات اور اوہام وخرافات سے بچنے کا درس بھی شامل ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ اتنے اہتمام سے ہمیں استخارہ سکھاتے، جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھا رہے ہوں۔ ارشاد فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو اسے دو رکعت نفل پڑھ کر استخارہ کی یہ دعا پڑھ لینا چاہیے: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ۔ أو قال: فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهٖ ۔ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ۔ اوقال: فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهٖ ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ) قال: ویسمی حاجته"[صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة]

دعاء کا مفہوم یہ ہے: "اے اللہ! میں آپ کے علم اور آپ کی قدرت سے خیر اور استطاعت چاہتا ہوں اور آپ کے عظیم فضل میں سے حصہ چاہتا ہوں، کیونکہ آپ کی ذات قدرت والی اور ہر پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ یا الٰہی اگر آپ کے علم کے مطابق میرا یہ کام میرے دین ودنیا اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو میرے لئے اس میں آسانیاں پیدا کر کے برکت عطا فرما۔ اور اگر یہ کام میرے دین ودنیا اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہو تو میرے اور اس کام کے درمیان کوئی رکاوٹ ڈال دیں اور بھلائی جہاں بھی ہو مجھے اس کی توفیق عطا کریں، پھر اس پر مجھے راضی کر دیں۔" هذا الامر یعنی (یہ کام) کی جگہ مطلوبہ چیز کا نام لینا چاہیے۔

شریعت میں استخارہ سے متعلق صرف اس حد تک ثابت ہے جو یہاں بیان ہوا ہے۔ اور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے فرمان میں (اذا ھم أحدکم بالأمر) عام ہے، لیکن دوسرے شرعی نصوص کی روشنی میں یہ صرف مباح اور جائز امور کے ساتھ مخصوص ہے۔ (فتح الباری ۱۱/۱۸۵ وما بعدہ) کیونکہ استخارہ کا مطلب صرف اللہ سے یہ دعا کرنا ہے کہ اگر یہ کام جس کا میں

نے ارادہ کیا ہے' اگر میرے حق میں بہتر ہے تو میرے لیے اسے آسان کردے، اگر یہ میرے حق میں برا ہو تو اس میں کوئی رکاوٹ ڈال دے۔ اس لئے عبادت وغیرہ کوئی نیکی کا کام کرتے وقت استخارہ کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ نیکی کرنے اور برائیوں سے بچنے میں خیر کے سوا کوئی امکان نہیں ہے۔ اِلا یہ کہ بعض علماء نے کہا ہے اگر کسی عبادت کے وقت میں وسعت ہو مثلاً حج' تو اس میں اس سال ادا کرنے یا نہ کرنے میں استخارہ کرسکتے ہیں۔ لیکن عبادتوں کو پہلی فرصت میں ادا کرنے کی مستقل ترغیب موجود ہے، اس سے معلوم ہو کہ استخارہ صرف مباح امور میں کرنا چاہیے جو مستقبل میں انجام دینے کا ارادہ ہو۔ مثلاً: تجارت، سفر، شادی وغیرہ۔

(صلاۃ استخارہ میں مصنوعی شروط)

نماز استخارہ کے اس مسنون اور آسان طریقے کو چھوڑتے ہوئے بعض لوگوں نے بہت سے شروط ایجاد کر کے مخصوص افراد کو ہی استخارہ کا ٹھیکیدار بنا کر عام لوگوں کو اس بابرکت عمل سے دور کر رکھا ہے۔ یہ خودساختہ شروط درج ذیل ہیں:

۱۔ **استخارہ دوسروں سے کروانا:** سنت طریقہ یہ ہے جس کو استخارہ کی ضرورت ہو وہ خود استخارہ کی نماز ادا کرے، پھر خلوص کے ساتھ مسنون دعا پڑھ لے۔ دعائے استخارہ کو یاد کرنے کی تاکید آئی ہے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام ﷡ کو جس طرح قرآن کی سورت یاد کراتے' اسی طرح دعائے استخارہ یاد کراتے تھے۔ پھر کسی سے استخارہ کروانے کے اس عمل کی اجازت نہ اللہ کے نبی ﷺ سے ملتی ہے، نہ کسی سلف ؒ سے ثابت ہے۔ نیز ''استخارہ'' نماز اور دعا کا مجموعی عمل ہے، دعا کسی غیر سے کروانا ثابت ہے، لیکن نماز میں تو کسی کو وکیل بنانا ہرگز ثابت نہیں۔

۲۔ فریقین کے درمیان اختلاف کے سبب کی معرفت اور مستقبل میں اس کا نتیجہ معلوم کرنے کے لیے، یا گم شدہ چیز کی نشاندھی یا کسی اور غیبی معاملے میں جس کا ظاہری وحسی امور سے تعلق نہ ہو' ان میں استخارہ کرنا نہ صرف سنت کے خلاف ہے بلکہ یہ غیبی امور تک رسائی کی کوشش ہے، جس پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے اور کہانت وشعبدہ بازی کے درمیان نتیجے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ بلکہ اس ظاہری عبادت کے ذریعے بھی شیطان اپنا مقصد پورا کرلیتا ہے۔ کیونکہ شیطان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو کسی بھی طریقے سے گمراہ کیا جائے۔ اس کی پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ انسان کو عبادت ہی سے دور رکھے، اگر یہ نہ ہوسکے تو کوشش کرتا ہے کہ اس کی نمازوں اور عبادتوں کو مسنون اور شرعی طریقوں سے ہٹا کر رائیگان اور باطل کیا جائے اور اسے ﴿عاملة ناصبة۞ تصلى نارا حامية۞﴾ کی صف میں شامل کر کے اپنا مقصد حاصل کرلیتا ہے۔

اگر مذکورہ بالا صورتوں میں استخارہ جائز ہوتا تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام اس طرح کے امور میں استخارہ ضرور کرتے، کیونکہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں اس طرح کے بے شمار واقعات رونما ہوئے۔ مثلاً کسی سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا، اس کی تلاش میں تمام قافلہ والے پریشان ہوئے۔ لیکن نہ آپ نے استخارہ کیا، نہ کسی سے کروایا۔ بلکہ اسے

چھوڑ کر چلنے لگے تو ہار انہی کی سواری کے نیچے سے برآمد ہوئی۔ [صحیح بخاری] اسی طرح حضرت عائشہؓ کے خلاف بہتان کا مسئلہ پیش آیا، جس پر اللہ کے نبی ﷺ کے علاوہ تمام صحابہ کرام ؓ چالیس دن تک پریشان رہے، پھر اللہ پاک نے بذریعہ وحی عائشہؓ کی براءت فرمائی۔ اسی طرح آپ علیہ الصلاۃ والسلام جادو کے اثر سے بیمار ہوئے، اگر ان پریشان کن امور کی وجہ معلوم کرنے کیلئے استخارہ جائز ہوتا تو آپ ضرور کر لیتے یا دوسروں کو اس کی اجازت دیتے۔ سیرت نبویہ میں اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جن سے مروجہ طریقہ استخارہ کی تردید ہوتی ہے۔

۳۔ **استخارہ کے ساتھ خواب کا ملانا:** استخارہ کے ساتھ خواب کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ استخارہ کے بعد خواب کا انتظار کرنا اور اسے استخارہ کا جز سمجھنا بدعت' بلکہ کہانت تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ کیونکہ کتاب وسنت کی روشنی میں استخارہ کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اگر استخارہ قبول ہو تو اس کام میں فضل الٰہی سے ضرور بہتری ہوگی اور وہ نقصان سے بچے گا۔

شیخ محمد عطاء اللہ حنیفؒ فرماتے ہیں: '' حدیث استخارہ کے کسی طریق میں استخارہ کے بعد سونے کا اور خواب کا کوئی ذکر نہیں آیا ہے۔ اس بارے میں تنبیہ اس لئے کر رہا ہوں کہ بہت سارے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ استخارہ کا مطلب اللہ کی طرف سے کوئی خبر حاصل کرنا ہے۔ اس لیے اپنی طرف سے اس میں مختلف ضوابط اور شروط بیان کرتے ہیں، جنہیں رسول اللہ ﷺ نے بیان نہیں فرمایا۔ ایسے وہمی لوگ اگر استخارہ میں کوئی خواب نہ دیکھیں تو اپنے زعم کے مطابق کسی نیک آدمی سے دوبارہ استخارہ کرواتے ہیں۔ ان کا یہ کام کہانت کی ایک قسم ہے، جس سے اللہ کے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اور یہ استخارہ کی مشروعیت کے غرض کے بھی منافی ہے۔'' (التعليقات السلفية ٢/٦٧)

شیخ البانیؒ کے شاگرد خاص شیخ مشہور حسن استخارہ سے متعلق بہت سارے غیر مسنون طریقوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: بغیر کسی شک کے عقلاء کے نزدیک یہ تمام طریقے عرافت یعنی کہانت کی قسموں میں شامل ہیں، جنہیں شریعت نے ممنوع قرار دیا ہے۔ (القول المبين في أخطاء المصلين ص ٣٩٣-٣٩٧)

(**تنبیہ**) بہت سارے لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ احادیث میں خوابوں کے بارے میں یہ بات آئی ہے کہ یہ مؤمن کیلئے خوشخبری سنانے والی ہے وغیرہ۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے: اگرچہ مؤمن کے بعض خواب مبشرات بھی ہوتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہے جسے سلف میں سے تعبیر رؤیا کے بڑے عالم محمد بن سیرینؒ حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں جس میں نبی ﷺ نے فرمایا '' خواب تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ سچا خواب جو اللہ پاک کی طرف سے بندہ مؤمن کے لیے خوشخبری ہوتی ہے۔